کیرلا ریڈر
اردو
نویں جماعت

Kerala Reader
URDU
Standard
IX
Vol- II 2/2

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Kerala.
2019

قومی ترانہ

جن گن من ادھی نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل بنگا
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اچھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے
تواشبھ آشش ماگے
گاہے توا جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جئے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے جیہ ہے جیہ ہے
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by:
State Council of Educational Research & Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram-12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
©
Government of Kerala
Department of Education
2019

پیارے بچّو، خوش آمدید

نویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا اردو ریڈر' آپ کے سامنے ہے۔یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے۔جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، غزلیں، دلکش ڈرامے وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ذریعے آپ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے،ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔ ساتھ ساتھ آپ کو مختلف پیشوں سے محبت بھی پیدا ہوگی۔

نت نئی تبدیلیوں کے زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔

امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کرے گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کرسکیں گے۔

ڈاکٹر جے۔ پرساد
ڈائریکٹر
ایس۔سی ۔ای ۔آر ۔ٹی
کیرلا

فہرست

یونٹ ۴ تن من سے خوشی منائیں

۱۲) اپنا حصّہ مانگیں گے	نظم	70
۱۳) بیساکھی	ڈراما	73
۱۴) لا جواب جوتے	کہانی	78
۱۵) مچھر گئے بیماری گئی	تقریر	83

یونٹ ۵ مل جل کر پیار بڑھائیں

۱۶) سُر سے سر ملائیں	غزل	88
۱۷) تہذیب کا پاسبان	مضمون	93
۱۸) آزادی کا سِپہ سالار	خاکہ	97
۱۹) دو وقت آیا ہے	نظم	101

یونٹ ۴

تن من سے خوشی منائیں

اس شہر میں مزدور جیسا در بدر کوئی نہیں
جس نے سب کے گھر بنائے اس کا گھر کوئی نہیں

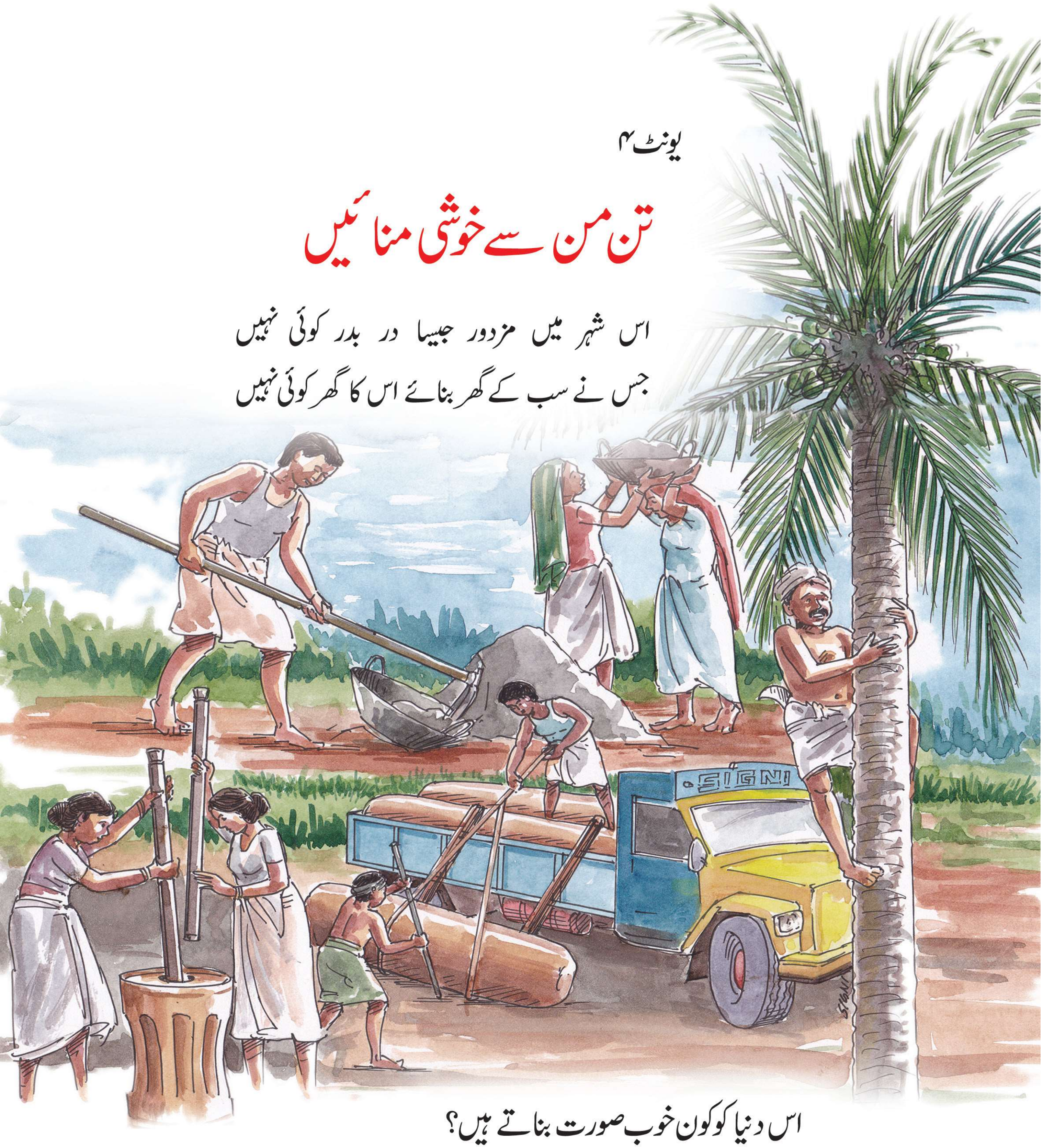

اس دنیا کو کون خوب صورت بناتے ہیں؟

آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟

اپنا حصّہ مانگیں گے

شہر کوچن میں بہت بڑی بھیڑ تھی۔ سڑک پر گاڑیوں کی لمبی قطار تھی۔

ایک طرف مٹرو ریل کا کام بھی چل رہا تھا۔

دیکھو اجمل! ہمارے شہروں میں بھی مٹرو ریل آ گئی ہے۔

مزدور لوگ بڑی مشکل سے بھاری بھاری ریل کے ڈبّے گاڑی سے اتار رہے ہیں۔

ٹھیک ہے ورگیس! یہ مزدور لوگ کتنے محنتی ہیں۔ کڑی دھوپ میں بھی مزے سے کام کر رہے ہیں۔

وہ صرف اپنے گھربار کے لیے نہیں بلکہ ہمارے دیس کے لیے کام کر رہے ہیں۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں یار! آج یومِ مزدور ہے نا؟

شام کو چار بجے ٹیگور ہال میں محنت مزدوری کا ایک جشن ہے۔

بہت بڑا پروگرام چل رہا ہے۔ ہمیں ضرور وہاں جانا ہے۔ اجمل اور ورگیس ٹیگور ہال کی طرف نکلے۔

وہاں سے میٹھی اور سریلی آواز میں ایک گیت سنائی دے رہا تھا۔

ہم محنت کش جگ والوں سے
جب اپنا حصّہ مانگیں گے
اک کھیت نہیں اک باغ نہیں
ہم ساری دنیا مانگیں گے
یاں ساگر ساگر موتی ہیں
یاں پربت پربت ہیرے ہیں
یہ سارا مال ہمارا ہے
ہم سارا خزانہ مانگیں گے
جو خون بہا جو باغ اجڑے
جو گیت دلوں میں قتل ہوئے
ہر قطرے کا ہر غنچے کا
ہر گیت کا بدلہ مانگیں گے

فیض احمد فیضؔ (۱۹۱۱ - ۱۹۸۴)

فیض احمد فیضؔ مشہور ترقی پسند شاعر ہیں۔ وہ ۱۹۱۱ء میں سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ وہ ملکی مسائل خصوصاً مزدوروں اور محنت کشوں سے ہمدردی رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے سامراجی نظام کے خلاف بڑی شدّت سے آواز بلند کرتے ہیں 'نقش فریادی' دستِ صبا، زنداں نامہ وغیرہ ان کے مشہور مجموعہء کلام ہیں۔ ان کا انتقال ۱۹۸۴ء کو لاہور میں ہوا۔

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، یہ محنت مزدوری کی اہمیت پر لکھی گئی ایک مشہور نظم ہے۔
آیئے، ہم ترنم کے ساتھ مل کر گائیں۔

☆ ہم محنت کش جگ والوں سے جب اپنا حصہ مانگیں گے
اک کھیت نہیں اک باغ نہیں ہم ساری دنیا مانگیں گے

بچّو، اشعار غور سے پڑھیے۔ ان میں شاعر محنت کش اور مزدور لوگوں کے بارے میں بہت خوب بیان کرتا ہے۔ محنت مزدوری کی اہمیت کی روشنی میں پسندیدہ شعر چن کر اس کا مفہوم لکھیے۔

☆ فیض احمد فیض ایک ترقی پسند شاعر ہے۔ اسی طرح نیچے چند ترقی پسند شاعروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔

ناصر کاظمی

بشیر بدرؔ

جاں نثار اخترؔ

انٹرنیٹ یا گوشۂ مطالعہ کی مدد سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں

☆ مزدوروں کی اہمیت پر لکھی گئی کئی نظمیں ہیں۔ گوشۂ مطالعہ یا انٹرنیٹ کی مدد سے جمع کیجیے اور ترنم کے ساتھ پیش کیجیے۔

بیساکھی

ٹیگور ہال خوب سجایا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔

اجمل اور ورگیس جلدی جلدی ہال کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔

اتنے میں اسٹیج سے اعلان ہونے لگا۔

ابھی تھوڑی دیر میں ڈراما ''بیساکھی'' شروع ہونے والا ہے۔

(پردہ اُٹھتا ہے)

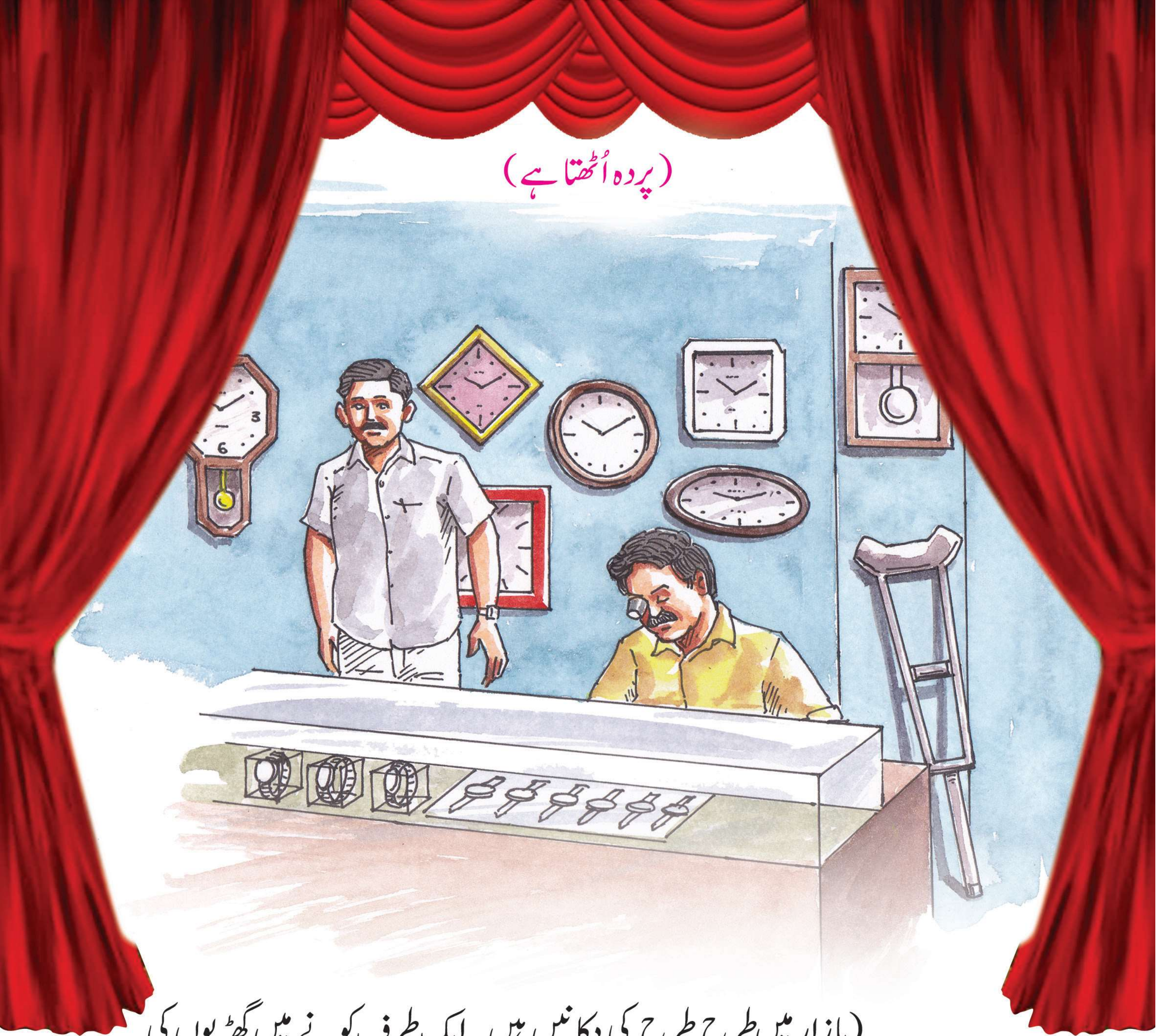

(بازار میں طرح طرح کی دکانیں ہیں۔ ایک طرف کونے میں گھڑیوں کی ایک چھوٹی سی دکان ہے۔ دکان کے سامنے کے حصّے میں شیشے کی الماری میں گھڑیاں سجی ہوئی ہیں۔ ایک شوکیس کے پیچھے یوسف بیٹھا ہوا کام کر رہا ہے۔ سڑک پر سے اس کا سر اور جسم کا کچھ حصّہ دکھائی دے رہا ہے۔ یوسف کے استاد اس کے پاس کھڑے ہیں اور اس سے باتیں کر رہے ہیں۔)

ماسٹر صاحب : میں نے تو تمھیں اپنی پرانی گھڑی مرمّت کرنے کے لیے دی تھی۔
تم نے اس کے ساتھ ایک نئ گھڑی کیوں بھیجی؟

یوسف : جناب! میں جب پڑھتا تھا اس وقت سے آپ کے پاس وہی گھڑی دیکھ رہا ہوں۔آپ کی کلائی میں ایک نئ گھڑی دیکھنا میری دیرینہ خواہش تھی۔

ماسٹر صاحب : بہت خوب! میں تمھارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔
میں تو اس نئ گھڑی کو واپس کرنے آیا تھا۔
(ماسٹر صاحب جیب سے نئ گھڑی نکالتے ہیں)
لیکن تمھاری محبت دیکھ کر اب میں اسے رکھ لوں گا۔
مگر تمھیں اس کی قیمت لینی ہوگی اور تم انکار نہیں کروگے۔

یوسف : نہیں جناب! میں نہیں لوں گا اسے آپ اپنے شاگرد کی طرف سے ایک تحفہ سمجھ کر رکھ لیجیے۔

ماسٹر صاحب: نہیں، قیمت تو تمھیں لینی ہی ہوگی۔
میں اسے یوں ہی قبول نہیں کرسکتا۔

یوسف : جناب! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔چلیے، اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو میں اس کی اصل قیمت لے لوں گا۔

(ماسٹر صاحب قیمت ادا کر کے روانہ ہوتے ہیں۔اسی وقت دکان پر گڈو

نامی ایک ہٹا کٹا نوجوان ہاتھ پھیلائے آ کھڑا ہوتا ہے۔)

گڈو : صاحب! میں بھوکا ہوں اور میرے چھوٹے بھائی بہن بھی بھوکے ہیں۔
میری کچھ مدد کیجیے۔

(یوسف گڈو کو اوپر سے نیچے تک حیرت سے دیکھتا ہے)

یوسف : تم ہٹے کٹے ہو۔
جھوٹ بول کر بھیک مانگتے ہو! بھائی بہنوں کا تو بس بہانا ہے۔

گڈو : صاحب! میں جھوٹ نہیں بولتا۔ آپ کو اگر یقین نہ ہو تو
میرے ساتھ چلیے۔ میرا گھر قریب ہی ہے۔
آپ خود انھیں دیکھ لیں گے۔

(اچانک گڈو کی نظر دکان کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بیساکھی پر پڑتی ہے اور وہ کچھ سوچنے لگتا ہے۔ یہ بیساکھی کس کی ہے؟)

یوسف : اچھا ٹھیک ہے چلو، میں تمھارے گھر چل کر دیکھتا ہوں۔

(یوسف بیساکھی اٹھاتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے)

دکان کا خیال رکھنا۔ میں ابھی آیا۔

گڈو : اوہ! تو یہ بیساکھی آپ کی ہے!

(یوسف کے ہاتھ میں بیساکھی دیکھ کر گڈو واپس جانے لگتا ہے)

یوسف : ارے بھائی کہاں چلے، بھائی بہنوں کے لیے کچھ نہیں لوگے؟

گڈو : شکریہ! اب مجھے احساس ہو گیا۔

آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ گڈو نے یوسف سے کہا 'آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے۔

بچو، گڈو ایسا کیوں کہتا ہے؟

☆ یوسف بیساکھی کی مدد سے ہر دن دوکان جاتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن ہٹّا کٹّا نوجوان گڈّو بھیک مانگ کر اپنی زندگی گزارتا ہے۔

بچو، ڈراما 'بیساکھی' کی روشنی میں محنت مزدوری کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔

☆ یوسف ڈراما 'بیساکھی' کا مرکزی کردار ہے۔ یوسف گھڑی کی دوکان کا مالک ہے۔

بچو، ڈراما کے اور دو کرداروں کے نام لکھیے۔ آپ کے پسندیدہ کردار پر نوٹ لکھیے۔

☆ کہانی کا پلاٹ، مکالمہ کی تیاری، کردار نگاری، اسٹیج کی تیاری وغیرہ ڈراما ادا کرنے کے لیے اہم ضروری ہیں۔

بچو، گروہ چرچا کے ذریعے ان باتوں پر غور کیجیے اور ڈراما 'بیساکھی' کا پسندیدہ حصّہ چن کر اسٹیج کیجیے۔

☆ بچو، ڈراما 'بیساکھی' ایک بار پڑھیے۔

مکالمے، کردار نگاری وغیرہ پر غور کیجیے اور اس ڈرامے کو کہانی کی شکل میں بدل کر لکھیے۔

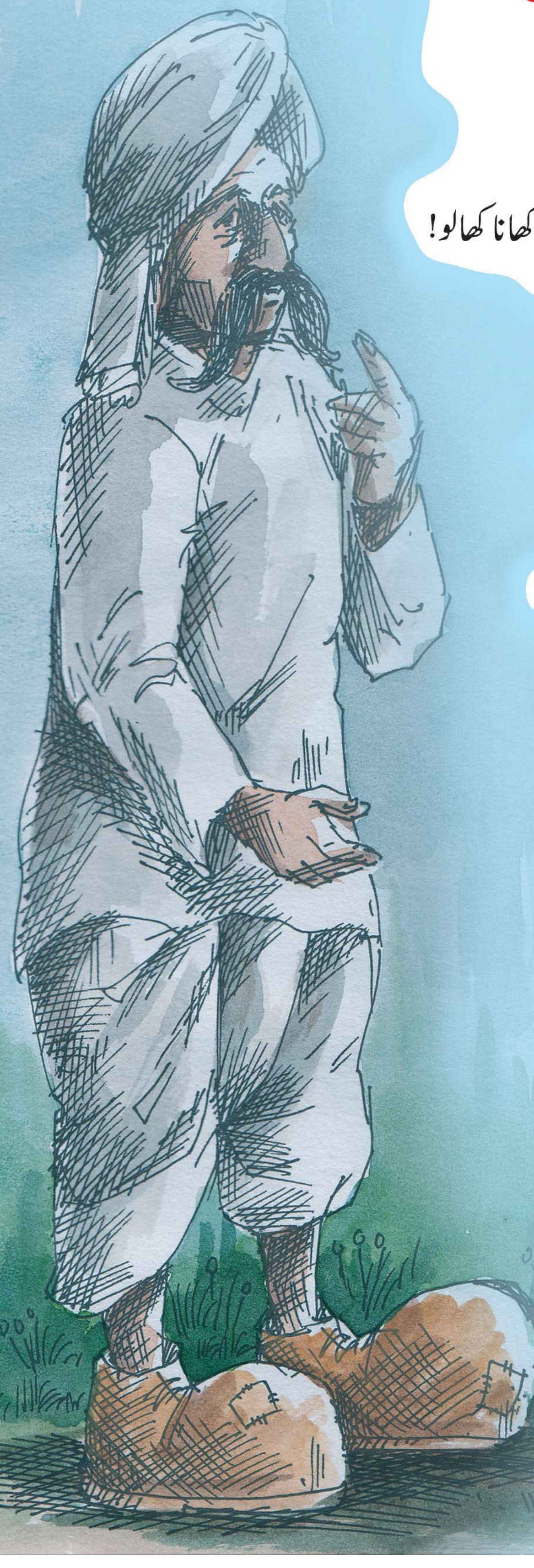

لاجواب جوتے

پروگرام ختم ہوتے ہی اجمل اور ورگیس ہال سے باہر نکلے۔
دونوں نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور جلدی جلدی اپنے اپنے گھر لوٹے۔
بیٹا اجمل! اتنے دیر تک تم کہاں تھے؟ کھانا تیار ہے۔آؤ، آؤ، جلدی کھانا کھالو!
مجھے بھوک نہیں ہے امّی، بعد میں کھاؤں گا۔
کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا بیٹا، جلدی آؤ!
نہیں امّی! مجھے ایک مزیدار کہانی ملی ہے۔ پہلے میں اسے پڑھ لوں۔

میاں مچھندر کا اصل نام تو کچھ اور ہی تھا، لیکن یہ خطاب انھیں ان کی بڑی بڑی مونچھوں کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ وہ ایک عطر فروش تھا۔ دولت مند تھا مگر کنجوس، نہ اچھا کھاتا اور نہ اچھے کپڑے پہنتا۔ اس کے جوتے اتنے مشہور تھے کہ شہر کے تمام موچیوں کی زیارت کر چکے تھے۔ اگر کوئی اُس سے اپنے جوتے بدلنے کی بات کہتا تو وہ یوں کہتا تھا ''بھیّا! ہمیں یہ وراثت میں ملے ہیں۔ بزرگوں کی اس نشانی کو میں کیسے چھوڑ دوں؟''

ایک دن کا واقعہ ہے کہ میاں مچھندر نماز پڑھنے کے لیے شاہی مسجد میں داخل ہوا اور اپنے جوتے حمام کے پاس اتار کر رکھے۔ اتنے میں حمام صاف کرنے والا پہنچ گیا۔ گندے اور بدنما جوتے حمام کے سامنے پڑے دیکھے۔ اُس نے سوچا کہ اگر قاضی صاحب نے دیکھ لیا تو کیا کہیں گے۔ اس نے جوتے اٹھا کر دور ایک کونے میں رکھ دیے۔ میاں مچھندر نماز پڑھ کر باہر نکلا تو اپنے جوتوں کی جگہ ایک خوبصورت شاہی جوتے پڑے پائے۔ اس نے بے تکلّف نئے جوتے پہنے اور وہ دوکان کی طرف چل پڑا۔

دراصل یہ جوتے قاضی صاحب کے تھے۔ اسی دن نئے نئے خریدے تھے۔ جب وہ نہا کر باہر نکلے تو جوتے غائب۔ خبر سُن کر لوگ جمع ہو گئے۔ ڈھونڈنے پر میاں مچھندر کے لاثانی جوتے مل گئے۔ لوگ فوراً میاں مچھندر کو پکڑ کر قاضی صاحب کے پاس لائے۔ چور رنگے ہاتھوں پکڑا جائے تو گواہ کی کیا ضرورت؟ چوری کے جرم میں تین مہینہ کی سزائے قید سنائی گئی۔ جیل سے رہا ہوئے تو زندگی میں پہلی بار اسے خود اپنے جوتے بُرے لگنے لگے۔

☆ مچھندر کو زندگی میں پہلی بار اپنے جوتے بُرے لگنے لگے۔ اس کی وجہ کیا ہوگی؟

چلتے چلتے مچھندر گھر پہنچا۔ سوچا کہ جوتوں کو ندی میں پھینک دینا بہتر ہوگا۔ رات ہونے پر مچھندر جوتوں کو بغل میں دبا کر دریا کی طرف چل پڑا۔ نفرت اور غصّے سے اس نے جوتوں کو ندی میں پھینک دیا اور گھر کا راستہ لیا، سوچا کہ اب اس مصیبت سے چھٹکارا ملا ہے۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھیے۔

ابھی وہ گھر بھی نہ لوٹا تھا کہ دو مچھیرے وہاں پہنچ گئے۔ ندی میں مچھلیاں پکڑنے

کے لیے جال پھینکے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں محسوس کیا کہ کوئی اچھا شکار ہاتھ لگ گیا ہے۔ مچھیروں نے جال کھینچنا شروع کیا۔ اوپر آئے تو کیا دیکھتے ہیں؟۔ مچھلی کی جگہ بدنما جوتے...

ان جوتوں کو پہچاننے میں کچھ دیر نہ لگی۔ جوتے پورے علاقہ میں مشہور تھے۔ سوچا کہ یہ شگون اچھا نہیں ہوا۔ مچھیروں نے ان منحوس جوتوں کو میاں مچھندر کی دکان میں پھینک دیے۔ جوتے ٹھیک شیشوں پر گرے اور تمام شیشے ٹوٹ گئے۔ میاں مچھندر جب دکان پر آیا تو کیا دیکھتا ہے؟ تمام شیشے ٹوٹے پڑے ہیں۔ اپنے جوتے دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ کمبخت جوتے مجھے کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔

وہ جوتے اُٹھا کر شہر سے دور انجان جگہ چل دیا۔ سوچا کہ یہی مناسب جگہ ہے۔ وہاں اسے ایک حوض دکھائی دیا۔ جوتے حوض میں ڈال کر دوکان پر چلا آیا۔

بے چارے مچھندر کو کیا معلوم تھا کہ اسی حوض سے شاہی محلوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ حوض میں گرتے ہی جوتے پانی کے نلوں میں جا گھُسے۔ شاہی محلوں کے نالوں میں پانی آنا بند ہوگیا۔ ہر طرف سے شور مچ گیا۔ فوراً چھان بین شروع ہوگئی۔ پتہ چلا کہ کوئی چیز نلوں میں اٹکی ہوئی ہے۔ نکال کر دیکھا تو میاں مچھندر کے جوتے۔ حُکم ہوا کہ میاں مچھندر کو فوراً عدالت میں پیش کیا جائے۔ اس مرتبہ سزائے قید نہ ملی لیکن رہائی کے لیے بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑا۔

تنگ آ کر میاں مچھندر نے فیصلہ کیا کہ ان جوتوں کو کسی مناسب جگہ دفن کر دینا چاہیے۔ پڑوس کے ایک باغ میں پہنچ کر گڑھا کھودنا شروع کیا۔ کسی چغلی خور نے پولیس کو خبر دی کہ میاں مچھندر نے کسی کو قتل کر دیا ہے۔ لاش کو دفن کر رہا ہے۔ خبر ملتے ہی تھانے دار صاحب اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے اور مچھندر کو گرفتار کر لیا۔ بے چارا بہت رویا چلاّیا کہ میں نے کسی کی جان نہیں لی ، بلکہ اپنے منحوس جوتوں کو دفن کیا ہے۔ اس نے پولیس کو منوانے کی کوشش کی ، لیکن پولیس نے جوتوں کو گاڑنے کی اجازت نہ دی۔

مچھندر کے لاثانی جوتے پھر بھی اپنے کرشمے دکھاتے رہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ آج کل ہم اکثر چیزیں استعمال کر کے ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں۔ آج فضول اور ردّی چیزیں ماحول کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے لیے ایک خطرہ بھی ہے۔

بچّو، اس مسئلہ کا حل کیسے نکال سکتے ہیں۔ اپنے خیالات لکھیے۔

☆ مچھندر کا جوتا بہت مشہور ہے۔ یہ جوتا اس کو وراثت میں ملا ہے۔

بچّو، اس جوتے کے بارے میں ایک اشتہار تیار کیجیے۔

☆ مچھندر نے فیصلہ کیا کہ ان جوتوں کو مناسب جگہ دفن کر دینا چاہیے۔ پڑوس کے ایک باغ میں پہنچ کر گھڑا کھودنا شروع کیا۔ کسی نے پولیس کو خبر دی کہ میاں مچھندر نے کسی کو قتل کر کے لاش دفن کر رہا ہے۔

بچّو، اس واقعہ پر ایک اخباری رپورٹ تیار کریں۔

☆ آخر مچھندر نے اپنے بدنما جوتے کسی کو مفت دے کر اپنی جان بچانے کا ارادہ کیا۔ پھر کیا ہوا ہوگا؟

بچّو، اس کہانی کو آگے بڑھائیے۔

دیگر سرگرمی

☆ کہانی لاجواب جوتے کی طرح اور بھی لطیفے یا کہانیاں آپ نے بھی سنی ہوں گی۔ انٹرنیٹ یا گوشہءِ مطالعہ کی مدد سے ایسی کہانیاں جمع کر کے فطری انداز میں پیش کیجیے۔

مچھر گئے بیماری گئی

حمایت نگر گاؤں کے لوگ اپنے اپنے کاموں مصروف تھے۔

اتنے میں ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی ایک گاڑی وہاں آ کر رکی۔ گاڑی سے یہ اعلان ہو رہا تھا۔

''گاؤں والو، ماحول کو صاف رکھو بیماری سے بچاؤ۔

ماحول کو صاف رکھنا ہمارا فرض ہے۔

وبائی امراض سے خود بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔''

''جگہ جگہ پھیلے ہوئے وبائی امراض کو قابو میں لانے کے لیے بیداری پروگرام ہو رہے ہیں۔اس سلسلے میں آج شام ساڑھے چار بجے پنچایت کے لائبری ہال میں عوامی صحت پر بحث ہوگی۔تمام گاؤں والوں سے گزارش ہے کہ پروگرام میں شرکت کریں۔''

لائبری ہال میں لوگ جمع ہونے لگے۔صدرِ پنچایت، ہیلتھ کلب انسپکٹر وغیرہ تشریف لائے ہیں۔''ہمارے گاؤں میں پھیلی ہوئی بیماریوں سے ہم کیسے نجات پا سکتے ہیں''؟ ہیلتھ انسپکٹر کے اس سوال سے بحث کا آغاز ہوا۔

لوگ اپنے اپنے خیالات پیش کرنے لگے۔ پروگرام کے درمیان صدرِ پنچایت جمال صاحب نے اپنے تجربے کا ایک واقعہ سنایا۔

دو سال پہلے کا واقعہ ہے۔شانتی نگر میں ڈینگی، ملیریا جیسی بیماریاں پھیل رہی تھیں۔ وجہ یہ تھی کہ محلے کے لوگ اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ اور سڑی چیزیں ایک جگہ ڈال دیا کرتے تھے، اسی احاطے میں ایک نل بھی لگا ہوا تھا۔جس سے لوگ پانی بھرتے تھے۔لوگ دن بھر نل کے نیچے کپڑے دھوتے اور برتن صاف کرتے رہتے تھے۔ تمام دن کپڑوں کا میل اور کھانے کا جھوٹن وہاں جمع ہوا کرتا تھا۔ چند ہی روز میں یہ نالی گندی اور گدلی بن گئی۔اس لیے یہاں مچھر پیدا ہوئے اور بیماریاں بھی۔اس سلسلہ میں ہیلتھ سنٹر کے ڈاکٹر مسعود نے علاقہ کا دورہ کیا اور گاؤں والوں کو اکٹھا

کر کے یہ کہا۔ ''محلّے میں بیماریاں پھیلنے کے ذمّہ دار ہم خود ہیں۔ اس سے نجات پانا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر ہم چاہیں تو یہ ممکن ہو سکتا ہے''۔ انھوں نے نل کے پیچھے جو فالتو زمین میدان کی صورت میں پڑی ہے اُس طرف اشارہ کر کے کہا کہ چلو، ہم لوگ یہاں پر سبزیوں کے بیج ڈالیں۔ نالی سے بہنے والے پانی کا صحیح استعمال کریں۔

چند مہینوں کے بعد ڈاکٹر صاحب دوبارہ وہاں آئے تو اس احاطے کی شکل ہی بدل چکی تھی۔ نالی کے آس پاس سبزیوں کا کھیت دکھائی دیا۔ اس منظر کو دیکھ کر ڈاکٹر مسعود پھولا نہ سمائے۔

صدر پنچایت کی باتیں ختم ہوتے ہی لوگ تالیاں بجانے لگے۔

اتنے میں وارڈ ممبر سُمتی ٹیچر کھڑی ہوگئی اور بولنے لگی۔ واہ ! یہ واقعہ ہم سب کے لیے ایک نمونہ ہے۔ ہمارے گاؤں میں بھی بہت ساری نالیاں ہیں، جن سے مچھر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

میں ایک اور بات پر بھی غور کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے بچے اور نوجوان فاسٹ فوڈ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ محنت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ لوگ آرام پسند اور کام چور بن گئے ہیں۔ نہ جانے اس کی وجہ سے کیا مسائل پیش آئیں گے۔ آج کل انسان دانتوں سے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔.....

پڑھیں لکھیں

☆ وارڈ ممبر سمتی ٹیچر کہتی ہے ''ہمارے بچے اور نوجوان فاسٹ فوڈ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ محنت سے منہ موڑ لیتے ہیں ۔ کیا کہوں! آج کل انسان دانتوں سے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔''

بچّو، سُمتی ٹیچر کے اس قول پر کلاس میں چرچا کیجیے اور اپنی رائے پیش کیجیے۔

☆ ''ذاتی صفائی میں ہم آگے ہیں لیکن ماحول کی صفائی میں پیچھے ہیں۔''

ہیلتھ کلب کے ایک سمینار میں پیش کرنے کے لیے اس موضوع پر ایک مقالہ تیار کیجیے۔

یونٹ ۵

مل جل کر پیار بڑھائیں

گنگا جمنا کی لہروں میں سات سُروں کا سرگم
تاج ، ایلورا جیسے سندر تصویروں کا البم

- ہمارا وطن سارے جہاں سے اچھا ہے۔ کیوں؟
- ہندوستانی تہذیب کی بنیاد کیا ہے؟

سُر سے سر ملائیں

مہناز بانو شام کو اپنے دوستوں کے ساتھ گھر آئی۔

’’دیکھیے امّی ، یہ کون آئے ہیں؟‘‘

’’آؤ مرلِن ، آؤ ارجن ! آپ کیسے ہیں بیٹے ؟ دونوں کو دیکھ کر بہت دن ہو گئے۔ آج کیا خاص بات ہے؟‘‘

’’ہم ٹھیک ہیں امّی جان۔ اگلے ہفتے اسکول میں اردو کلب کے ماتحت بزمِ ادب منعقد ہونے والا ہے۔ اس کی تیّاریاں کرنی ہیں۔‘‘

’’کیا کیا پروگرام ہیں بیٹے؟‘‘

’’گیت، غزل، تقریر، ڈراما وغیرہ بہت سے پروگرام ہیں امّی۔
پہلے ہم تقریر کے لیے ایک نوٹ تیار کررہے ہیں۔
’اردو مشترکہ تہذیب کی پاسبان‘ اس موضوع پر ارجن تقریر پیش کرنے والا ہے امّی‘۔
’’ہاں ضرور بیٹے‘ آج کل ٹی۔وی میں اردو کا ایک خاص پروگرام چل رہا ہے
ابھی وقت ہے شاید آپ کے کچھ کام آئے گا!‘‘
ٹھیک ہے بھیّا، ٹی۔وی آن کیجیے۔

سب بولیوں سے اچھی اردو زباں ہماری
بولی یہی ہے اب اے ہندوستاں ہماری

ٹی۔وی۔آن کرتے ہی سُریلی آواز آنے لگی۔

’’خواتین وحضرات، آداب عرض ہے! میں ہوں سیما پرکاش۔
اردو وِژن چینل کا خاص پروگرام ’سرمایۂ اردو‘ میں آپ سب کا خیر مقدم ہے!

مسافر ہیں ہم تو چلے جا رہے ہیں
بڑا ہی سہانا غزل کا سفر ہے

آپ لوگ جانتے ہیں کہ غزل اردو کی آبرو ہے، شاعری کی جان اور سنگیت کی شان ہے! دنیا میں اردو غزل کی مقبولیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ آیئے، غزل کے چند اشعار سے پروگرام کا آغاز کریں۔ مشہور گلوکار محمد رفیع کی آواز میں سنیے۔‘‘

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصل بہار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
کتنا ہے بد نصیب ظؔفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

بہادر شاہ ظؔفر

بہادر شاہ ظؔفر

ظؔفر مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار تھے۔ وہ اردو کے مشہور شاعر بھی تھے۔ان کی پیدائش ۲۴ر اکتوبر ۱۷۷۵ء کو ہوئی۔ ان کا اصل نام مرزا ابوظفر سراج الدّین محمد تھا۔ ان کے والد اکبر شاہ دوم تھا۔ ان کی تخت نشینی ۱۸۳۷ء میں ہوئی۔ ان کی وفات ۷رنومبر ۱۸۶۲ء کو رنگون میں ہوئی۔

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، یہ غزل ترنّم کے ساتھ گائیں۔

☆ کتنا ہے بد نصیب ظؔفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

اس شعر کے ذریعہ شاعر کہتا ہے کہ میں کتنا بدنصیب ہوں کہ اپنے وطن میں دفن کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملی۔ اسی طرح غزل کا ہر ایک شعر دردناک انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

بچّو، یہ غزل غور سے پڑھیے اور پسندیدہ شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

بچّو، یہ مرزا غالب کی غزل کا پہلا شعر ہے۔غزل کے پہلے شعر کو 'مطلع' کہتے ہیں۔اسی طرح دوسری چند غزلوں کے مطلع جمع کریں اور کلاس میں پیش کریں۔

☆ غزل اردو کی آبرو ہے۔شاعری کی جان اور سنگیت کی شان ہے۔

بچّو، غزل کی مقبولیت پر کلاس میں ایک چرچا منعقد کریں اور نوٹ تیار کریں۔

☆ اردو غزل اور ہندوستانی سنگیت ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔اکثر موسیقی آلات کے نام اردو ہیں۔چند موسیقی آلات کی تصویریں جمع کر کے اس کی فہرست تیار کریں۔

جیسے: شہنائی

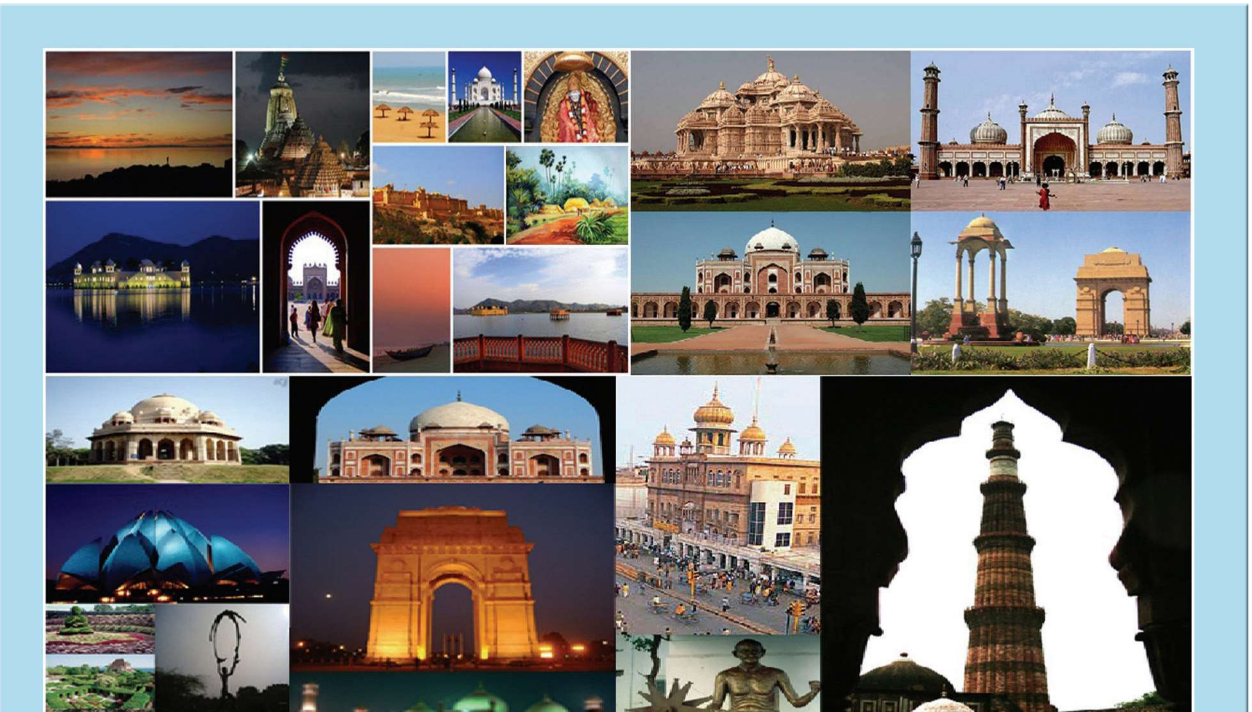

تہذیب کا پاسبان

''واہ! واہ!! کیا خوب پیش کش ہے انور بھیّا!''

''ٹھیک ہے۔ یہ غزل مشہور گلوکاروں نے گائی ہے۔''

''یہ غزل میں ضرور پیش کروں گی بھیّا۔''

''تم پیش کرو مہناز۔''

''تقریر تیار کرنے میں ضرور آپ کی مدد چاہیے بھیّا۔''

''کیوں نہیں ارجن!''

ہمارے کالج کے میگزن میں اردو زبان پر میرا ایک مضمون آیا ہے۔تقریر کے لیے یہ آپ کے کام آئے گا۔ارجن بہت شوق سے مضمون کی طرف نظر دوڑانے لگا۔

یہ زبان قومی یکجہتی کی نشانی ہے۔اس نے مختلف قوموں میں اتحاد پیدا کیا۔ رواداری کا سبق سکھایا۔یہ زبان صوفیوں درویشوں اور سادھوسنتوں کی گود میں پلی بڑھی ہے۔لہٰذا مذہبی رواداری اس کی روح میں اتری ہوئی ہے۔اس میں قرآن، بھگوت گیتا، رامائن، بائبل، اور گروگرنتھ صاحب کے متعدد ترجمے شائع ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں اردو کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے ہمیں 'سارے جہاں سے اچھا' جیسے قومی ترانہ اور انقلاب زندہ آباد، جھنڈا اونچا رہے ہمارا جیسے جوشیلے نعرے دیے۔

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

آزادی کے ایسے نغمے گاتے ہوئے سیکڑوں نوجوان ہنستے ہنستے پھانسی پر جھول گئے۔ ہندوستانی سنگیت کو اس زبان نے مالا مال کیا۔ اردو غزلوں اور گیتوں کی زبان ہے۔ ہندوستانی سنیما کی جان اردو ہے۔گانوں اور مکالموں سے اردو کی خوشبو بکھر پڑتی ہے۔

ہندوستان میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان زبانوں میں اردو ایک آریائی

زبان ہے۔ یہ دلّی کے آس پاس پیدا ہوئی۔ یہاں پر پھلی پھولی اور ترقی کر کے آج ایک عالمی زبان بن گئی۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زبان کی ہے

یہ ایک مخلوط زبان ہے جس میں سنسکرت، پراکرت، عربی، فارسی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور اس کے ادب کی تخلیق کرنے میں مختلف قوموں نے اہم اور کلیدی رول ادا کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستانی تہذیب کی بنیاد ہی ''کثرت میں وحدت پر ہے'' اس لیے اس میں مختلف اقوام و مذاہب اور فرقے کے لوگوں کی معاشرت اور مشترکہ تہذیب کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس تہذیبی سرمایہ کا ثبوت ہمیں اردو کی نظموں، غزلوں، ڈراموں، کہانیوں، افسانوں اور گیتوں سے واضح طور پر ملتا ہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، ہندوستانی تہذیب کی بنیاد 'کثرت میں وحدت' پر ہے۔ ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ گروہ میں بحث کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

☆ نیچے اردو زبان سے متعلقہ چند اشعار دیے ہیں۔

انجیل کی نہ قرآن کی نہ پران کی
مذہب کی نہ ملت کی نہ صوبوں کی
واللہ ہر دل کی زبان ہے اردو (موہن گلزار)

بچّو، اسی طرح اردو زبان سے متعلقہ اور اشعار جمع کیجیے اور کلاس میں پیش کیجیے۔

☆ ''جنگ آزادی میں اردو کا حصّہ'' اس موضوع پر کلاس میں ایک تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا ہے۔ اس مقابلے میں حصّہ لینے کے لیے ایک تقریری نوٹ تیار کیجیے۔

NT-895-2-URDU-9-VOL.2

آزادی کا سِپہ سالار

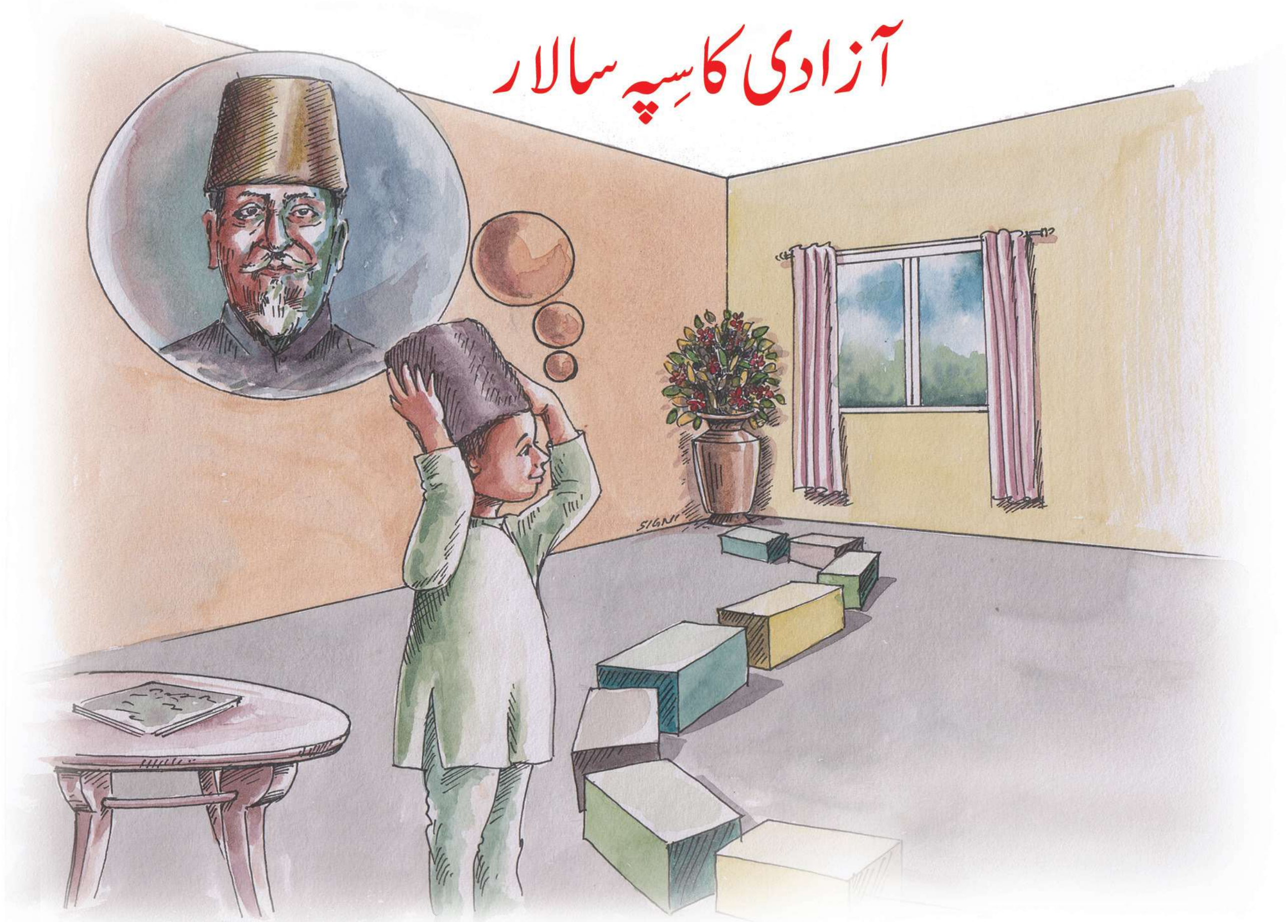

اتنے میں کمال صاحب دفتر سے آ پہنچے۔

"آپ لوگ کیا کر رہے ہیں بیٹے؟"

"ابّا جان، اسکول میں بزمِ ادب کا پروگرام ہے۔ ہم اس کی تیّاریاں کر رہے ہیں۔"

"ہاں، ہاں، ضرور کیجیے۔ میں بھی تمھاری مدد کروں گا۔"

امّی جان چائے لے کر آئیں۔ سب چائے پینے لگے۔

چچا جان! اردو ادب سے تعلق رکھنے والی تاریخی ہستیاں اور کون کون ہیں؟ ان کے بارے میں بھی ذرا بتائیے۔

''ضرور ارجن بیٹے ! ایسی بہت ساری شخصیتیں گزری ہیں۔ اب مجھے ایک عظیم شخصیت کی یاد آرہی ہے۔

بچّو ! بہت سارے اردو ادیبوں اور شاعروں نے ہندوستان کی جنگِ آزادی میں حصّہ لیا ہے۔ ان کے نام بتائیں۔

''وہ مشہور ادیب اور مجاہدِ آزادی تھے، اچھے سیاست دان اور ماہرِ تعلیم بھی......''

کمال صاحب بڑے شوق سے بتانے لگے۔

سات آٹھ سال کی عمر کا ایک بچّہ عجیب انداز میں کھیل رہا تھا۔ کبھی وہ گھر کے صندوقوں کو ایک قطار میں رکھ کر کہتا کہ یہ ریل گاڑی ہے۔ پھر وہ اپنے والد کی پگڑی سر پر باندھ کر بیٹھ جاتا اور اپنی بہنوں کو ہدایت کرتا کہ وہ چلاّ چلاّ کر کہیں ''ہٹو، ہٹو، راستہ دو، دلّی کے مولانا آرہے ہیں۔''

اس کی بہنیں کہتیں کہ وہاں تو کوئی آدمی نہیں۔ وہ کس کو دھکّا دیں اور کس سے راستہ دینے کے لیے کہیں۔ اس پر بچّہ کہتا کہ ''یہ تو کھیل ہے۔ تم سمجھو کہ بہت سے لوگ مجھ کو اسٹیشن پر لینے آئے ہیں۔'' پھر وہ صندوق پر سے نیچے اُترتا اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھا کر چلنے لگتا جیسا کہ بڑی عمر کے لوگ چلتے ہیں۔

کبھی وہ گھر میں کسی اونچی چیز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنی بہنوں کو آس پاس کھڑا کر کے کہتا کہ وہ تالیاں بجائیں اور یہ سمجھیں کہ ہزاروں لوگ اس کی چاروں طرف کھڑے ہیں۔ اور وہ تقریر کر رہا ہے اور لوگ اس کی تقریر سن کر تالیاں بجا رہے ہیں۔

اس پر بہنیں کہتیں کہ سوائے دو چار کے وہاں اور کوئی موجود نہیں۔ اس لیے وہ کیسے سمجھ لیں کہ وہاں ہزاروں لوگ کھڑے ہیں؟ اس پر بچّہ کہتا کہ ''یہ تو کھیل ہے اور کھیل میں ایسا ہی ہوتا ہے۔''

یہ کوئی معمولی بچّہ نہ تھا، کیوں کہ اس کے بچپن کا یہ کھیل جوانی میں حقیقت بن گیا۔

جب لوگ اسے ایک بہت بڑا مقرر تسلیم کرنے لگے اور اس کے استقبال کے لیے ہزاروں اسٹیشنوں پر جمع ہونے لگے۔ دراصل وہ اپنے بچپن کے کھیل کھیلتے کھیلتے بہت بڑا عالم بن گیا تھا۔ یہ بچّہ کوئی اور نہیں بلکہ ہندوستان کی جنگِ آزادی کا سالار تھا، جو امام الہند کہلایا اور ہندوستانی قوم کے رہنما کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے مشہور ہوا۔

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸-۱۹۵۸)

مولانا ابوالکلام آزاد کی پیدائش ۱۱/نومبر ۱۸۸۸ء کو پاکیزہ شہر مکّہ میں ہوئی۔ ان کا نام محی الدّین احمد رکھا گیا۔ ان کی ادبی زندگی گیارہ بارہ سال کی عمر میں شروع ہوئی۔ پہلے وہ شاعری کرتے تھے، لیکن پھر نثر کی طرف مڑ گئے۔ آزاد ان کا تخلّص تھا۔ مولانا نے آزادی کی تحریک اور سماجی زندگی میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم بن گئے۔ مولانا آزاد کی یومِ پیدائش ہندوستان میں ''یومِ تعلیم'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ان کا انتقال ۲۲/فروری ۱۹۵۸ء کو تاریخی شہر دہلی میں ہوا۔

پڑھیں لکھیں

☆ مولانا ابوالکلام آزاد مشہور ادیب اور مجاہدِ آزادی تھے۔
اچھے سیاست دان اور ماہرِ تعلیم بھی۔
بچّو، اسی طرح اور بھی کئی مجاہدینِ آزادی ہیں۔
ان تصویروں کو پہچانیے اور ان پر نوٹ تیار کیجیے۔

حسرت موہانی

محمد علی جوہر

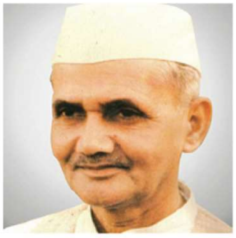

لال بہادر شاستری

☆ ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی یاد میں ١١/ نومبر کو یومِ تعلیم منایا جاتا ہے۔
بچّو، اسکول میں یومِ تعلیم کے دن آپ کو تقریر پیش کرنے کا موقع ملا تو آپ کیا کیا بتائیں گے۔تقریر پیش کیجیے۔

وقت آیا ہے

’’ آپ کا بیان بہت اچھا لگا، چچا جان !‘‘

’’ شکریہ مرلن بیٹی۔‘‘

’’ پروگرام کے دن ہم سب مل کر ایک قومی گیت بھی پیش کرنے والے ہیں۔

ذرا سن لیجیے ابّا جان۔‘‘

سب مل کر گیت گانے لگے۔

وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا
ترے ناموس پر سب کچھ لٹا دینے کا وقت آیا
بدلتی ہے چمن میں جیسے رُت یوں آئی آزادی
اہنسا کے پیمبر نے ہمیں دلوائی آزادی
بہت خوش تھے کہ اتنا سستے داموں پائی آزادی
جو قرضہ رہ گیا تھا وہ چکا دینے کا وقت آیا
وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا
جوانانِ وطن آؤ! قطار اندر قطار آؤ
دلوں میں آگ، نظروں میں لیے برق و شرار آؤ
بڑھو قہر خدا اب بن کے سوئے کارزار آؤ
جلال غیرتِ قومی دکھا دینے کا وقت آیا
وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا

پنڈت آنند نارائن ملّا

آنند نرائن مُلّا (۱۹۰۱ء-۱۹۹۷ء)

آنند نرائن مُلّا کی پیدائش اور تربیت لکھنؤ میں ہوئی۔ والد کا نام جسٹس جگت نرائن تھا۔ آنند نرائن ملّا حکومت ہند کے ترقی اردو بورڈ کے نائب صدر رہے۔ ان کی شاعری میں حب الوطنی اور قومی یک جہتی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ نظم اور غزل دونوں میں انھوں نے قابلِ قدر کارنامے انجام دیے۔ 'جوئے شیر'، 'کچھ ذرے کچھ تارے'، 'سیاہی کی ایک بوند' وغیرہ ان کے مجموعہء کلام ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں وہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ وہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے رکن تھے۔ انھیں ۱۹۶۴ء میں ساہتیہ اکیڈمی انعام بھی ملا۔ ان کی وفات ۱۲/ جون ۱۹۹۷ء میں ہوئی۔

پڑھیں لکھیں

☆ حبِ وطن پر لکھی گئی نظم 'وقت آیا ہے' ہم سب مل کر گائیں۔

☆ بدلتی ہے چمن میں جیسے رُت یوں آئی آزادی
اہنسا کے پیمبر نے ہمیں دلوائی آزادی

اس شعر میں شاعر نے ہندوستان کے قومی لیڈر مہاتما گاندھی کے بارے میں بتایا ہے۔
بچّو، یہ شعر غور سے پڑھیے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھ کر پیش کیجیے۔

☆ یہ نظم غور سے پڑھیے اس میں شاعر نوجوان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ہوشیاری سے آگے بڑھو! بچّو، ہندوستانیوں کی ہمّت بڑھانے کے لیے اس نظم میں شاعر نے کیا کیا بیان کیا ہے۔ لکھیے۔

دیگر سرگرمیاں

☆ ہمارے دیس پر لکھے گئے مختلف قومی گیت ہیں چند اشعار جمع کریں اور پسندیدہ ایک گیت ترنّم کے ساتھ پیش کریں۔

فرہنگ

اپلا	:	Dung-cake, ചാണക വറളി
اٹکانا	:	Stop hider, അടിഞ്ഞുകൂടുക
اثنا	:	Interval, Middle, ഇടയിൽ، درمیاں
احاطہ	:	Sarrounding ചുറ്റുപാടും
احمق	:	بے وقوف
ادھار	:	debt, قرض
ارہر	:	A kind of pulse, തുവരപ്പരിപ്പ്
ازل	:	Beginning, ആരംഭം، ابتدا
اعلان	:	Announcement, വിളംബരം
افسردہ	:	Dejected, ദുഃഖിതൻ، اُداس
اکٹھا کرنا	:	to collect, ശേഖരിക്കുക
الاؤ	:	Bonfire, തീക്കൂന، انگیٹھی
انتظار کرنا	:	to wait, പ്രതീക്ഷിക്കുക
انجان	:	Unknown, അജ്ഞാതം
انگڑائی لینا	:	to yawn, മൂരിനിവരുക
اوکھ	:	Sugar cane, കരിമ്പ്، گنّا، پونڈا
اَوسان درست ہونا	:	ആശ്വാസമാവുക
اُجاڑنا	:	to destroy, നശിപ്പിക്കുക، برباد کرنا
آبرو	:	Honour, അഭിമാനം، عزّت، فخر

آساڑھ	:	ആഷാഢം (مہینہ کا نام)
آمدنی	:	Income, വരുമാനം
آندھی	:	കൊടുങ്കാറ്റ്
آنکھ جھپکنا	:	پلک نیچی ہونا
آہٹ	:	پاؤں کی آواز
باٹورے	:	Distribute, വീതിച്ചോളൂ، بانٹ لو
بٹورنا	:	to collect, ശേഖരിക്കുക، جمع کرنا
بدحواس	:	Restlessness پریشان
بدنما	:	Ugly, വിരൂപി، بدصورت
برق	:	بجلی
بروگ	:	Seperation, വേർപാട്، جدائی
بنجر پڑی زمین		തരിശ് ഭൂമി Waste land
بھاری جسم لیے	:	വിഷമത്തോടെ
بھٹکنا	:	Miss the right path, വ്യതിചലിക്കുക
بھڑکنا	:	Flare up, ദേഷ്യപ്പെടുക، غصّہ ہونا
بیدار کرنا	:	Alert, Awake, ബോധവത്കരിക്കുക
بیساکھی	:	Crutch, താങ്ങുവടി
بھیگہ زمین	:	زمین کی پیمائش
بے تکلّف	:	Informally ، بے ساختہ

پاٹیں گے : قریب قریب لانا

پازیب : Leg chain, പാദസരം

پپیہا : Hornbill, വേഴാമ്പൽ

پرال : Husk, Chaff, തവിട്، بھُس

پکّا : Confirmed, വിളഞ്ഞ

پگڑی : തലപ്പാവ്، عمامہ

پلنگڑی : Small cot

پنجہ : Open hand ، کف

وچیں گے : پونچھیں گے

پوس کی رات : മകരമാസ രാത്രി

پھاڑ دینا : കീറുക, to tear

پھدکنا : Jump اچھلنا

پھلواری : Small garden، باغیچہ
ചെറുപൂന്തോട്ടം

پیادہ : Manager കര്യസ്ഥൻ

پیریں گے : بوئیں گے، محنت کریں گے

پیکر : Embodiment, രൂപം ، ڈھانچہ

پُھوار : Drizzle, ചാറ്റൽമഴ، ہلکی ہلکی بارش

تابہ کہ : ഏതു വരെ، کب تک

تبسم : مسکراہٹ

تجربہ : Experince അനുഭവം

تدبیر : تجویز، حکمت

تسلیم کرنا : ماننا، അംഗീകരിക്കുക

تسلّی دینا : بہلانا

تکنا : دیکھنا

تلاطم : Storm, Dashing, കൊടുങ്കാറ്റ്

تلخ گھڑیاں : കയ്പ്പേറിയ നിമിഷങ്ങൾ

تنگ آنا : to fedup, മടുക്കുക

توازن : Balancing, സന്തുലനം

تہہ خانہ : Under ground,

تھانے دار : Inspector,

تھکی ہاری : Tired, ക്ഷീണിച്ചവശനായ

جاں فزا : Delight pleasure, دل خوش کرنے والا،

جرمانہ : Penalty, പിഴ

جرم : Crime, الزام

جگمگانا : Glitter, മിന്നുക، چمکنا

جلا وطن کرنا : Exile, നാടുകടത്തുക

جلال : جوش

جلوہ : Splendid, ശോഭ، رونق

جوتنا : ഉഴുതുക ہل چلانا

جھاڑ جھکولے : درخت

جھجھماہٹ : Glitter، چمک

جھوٹن : Waste, അവശിഷ്ടം

جھیٹنا : Attack suddenly, جھپٹنا

جیٹھ کا مہینہ : (مہینہ کا نام) ജ്യേഷ്ഠം

چٹانان : Rocks, പാറക്കല്ലുകൾ، چٹانیں

چرندہ : Grazing Animal, നാൽക്കാലി

چغلی خور : Back biter, പരദൂഷകൻ

چلّم بھرنا : Fill hookabbow, ചെല്ലം നിറക്കുക

چمٹانا : to embrace, ആലിംഗനം ചെയ്യുക

چہل قدمی : Walk, Stroll, ഉലാത്തൽ

چھاتی : Chest, നെഞ്ച്، سینہ

چھاٹنا : تلاش کرنا

چھان بین : Enquiry, അന്വേഷണം

چھٹکنا : روشنی پھیلانا

چھلنا : to scratch, ചെത്തുക

حاجت : Need, ആവശ്യം، ضرورت

حالِ زار : Weeping condition, ശോച്യാവസ്ഥ

حرارت : Hot, ഉഷ്ണം، گرمی

حسرت : Wish, ആഗ്രഹം، تمنّا

حمام : Bath room, കുളിപ്പുര

حمیت : Sense of honour, ആത്മാഭിമാനം

حوض : Reservoir, Tank, ജലസംഭരണി

حیاتیاتی کھاد : Bio-manure, ജൈവവളം

خاتمہ : End, പര്യവസാനം، انجام

خزاں : Autumn, ശരത്കാലം

خلق : Behaviour, സ്വഭാവം، عادت، خصلت

خوشامد : Flattery, മുഖസ്തുതി

خیرات : Alms, Free, സൗജന്യം، مفت

داخل ہونا : To enter, പ്രവേശിക്കുക

دالان : Varanda, വരാന്ത، برآمدہ

دشت : Forest، جنگل

دفعتاً : Suddenly, പെട്ടെന്ന്، اچانک

دفن کرنا : Burry, മറവ് ചെയ്യുക

دور ہٹنا : അകന്നുനിൽക്കുക

دہائی : فریاد

دھکّا دینا : Jostle, Push, തള്ളുക

دیار : Country, Region, പട്ടണം، شہر

دیر لگانا : Late, വൈകുക

دیرینہ : Old, പഴയ، پرانا

دیوانِ خاص : دربار ہال

ڈبڈبانا : Fill with tears, കണ്ണീരണിയുക

ڈھلنا : تبدیل ہونا

ذمّہ داری : Responsibility, ഉത്തരവാദിത്വം

رشوت : Bribe, കൈക്കൂലി

رطوبت : Moisture, تری، نمی

رعیت : കുടിയാൻ Tenant

رقیب : Rival, പ്രതിയോഗി، حریف

رکاوٹ : Obstacle, തടസ്സം

رنجیدگی : رنجش، اُداس، Sadness, ദുഃഖം

رنگے ہاتھ : Red handedly തൊണ്ടിസഹിതം

روبرو : آمنے سامنے، Face to face, മുഖാമുഖം

رہائی : نجات، Release, മോചനം

زار زار رونا : തേങ്ങിക്കരയുക

زمیندار : ജന്മി Landlord

زہریلا : Poisonous, വിഷമയം

سرآنکھوں پر : More respect, സസന്തോഷം

سرسری نظر : Skipping view, കണ്ണോടിക്കുക

سڑی چیز : Rotten, അഴുകിയ വസ്തു

سلائی : Stitching, തുന്നൽ

سمت : جانب، Direction, ദിശ

سنسناہٹ : കാറ്റിന്റെമർമ്മരം

سہلانا : مس کرنا، Rub gently, തടവുക

سیّارہ : Planet, ഗ്രഹം

سِپہ سالار : Commander in chief,

سُست : کاہلی، മടിയൻ,

شانہ : کندھا، Shoulder, ചുമൽ

شائع شدہ : Published,

شرار : چنگاری flame

شگون : Omen, ശകുനം

شیشہ : Glass

ضد کرنا : ശാഠ്യം പിടിക്കുക

طاق : Recessin wall, പഴുത്

عطر فروش : Perfume seller, സുഗന്ധ വ്യാപാരി

عوامی صحت : Public Health, പൊതുജനാരോഗ്യം

عیش پسند : آرام پسند، സുഖലോലുപൻ

غائب : اوجھل، Invisible, അദൃശ്യം

غرق : ڈوب، Drowning, മുങ്ങൽ

غول : گروہ، Group, സംഘം

غیرت : عزت

فالتو زمین : بے کار زمین، Waste land, പാഴ്ഭൂമി

فروخت : to sell, വിൽപന

فصل کٹائی : വിളവെടുപ്പ്

فقرہ : Sentence, വാക്യം

فوری دوا : പ്രാഥമിക ഔഷധം

قابو پانا : Under control, നിയന്ത്രിക്കുക

قحط : Drought, ക്ഷാമം

قرار : چین، Rest, സ്വസ്ഥത

قسمت آزمانا : ഭാഗ്യംപരീക്ഷിക്കുക

قطرہ : بوند، Drop, തുള്ളി

قلّت : کمی، Shortage

قہر : آفت Disaster,

کاٹورے: کاٹ لو

کارزار : عمل کا میدان

کثرت میں وحدت: Unity in diversity,

کلائی : Wrist, കൈക്കുഴ

کلیجہ : Liver, കരൾ

کلیدی : مرکزی

کمبخت : Scoundrel, കുരുത്തംകെട്ടവൻ

کہرام سا مچ گیا : رونا پیٹنا

کھٹولا : കട്ടിൽ، چھوٹا پلنگ

کھیتاں : Field, കൃഷിയിടം، کھیتیاں

کھیر : خیر

کھینچ تان : സംഘർഷം, کشمکش

کیفیت : Situation, അവസ്ഥ

کیمیائی کھاد : Chemical manure, രാസവളം

گاڑھا : Thick, കട്ടിയുള്ള

گردن چھوٹنا : ബാധ്യത ഒഴിവാക്കുക

گردن : Neck, കഴുത്ത്

گروی : Martigage, പണയം

گڑھا : Pit, കുഴി

گلہ : Complaint, പരാതി، شکوہ

گواہ : Witness, സാക്ഷി

گھٹنا : Knee, കാൽമുട്ട്

گڑا کھودنا: Digging a pit, കുഴിക്കുക

گھونٹنا : Press, അമർത്തുക، دبانا

لالٹین : റാന്തൽ Lantern

لاثانی : Matchless, അതുല്യം

لاچار : Helpless, നിരാലംബൻ

لاش : Dead body, മൃതശരീരം

لبریز : Filled, നിറഞ്ഞ، بھرا ہوا

لٹنا : برباد ہونا

لڑکھڑانا : Stagger, ഇടറുക

لمحات : Seconds, നിമിഷങ്ങൾ

لہجہ : Style, ശൈലി

لیٹنا : Lay down,

لَو : Flame, നാളം

متھا ٹھنکنا : നെറ്റിചുളിക്കുക Scowl

مچلنا : Wring, കുതറുക

مچھندر : Person with large moustache, കൊമ്പൻമീശക്കാരൻ

مچھیرا : Fisher man, മുക്കുവൻ

مخاطب ہونا : to address അഭിസംവോദനം ചെയ്യുക

مخلوط : ملی جلی

مرحبا : Welcome، خوش آمدید، خیر مقدم

مرمّت : Repair, അറ്റകുറ്റപ്പണി

مروّت : Kindness, Favour, ദയ، رحم دلی

مزار : Tomb, ശവകുടീരം

مسائل : Problems, പ്രശ്നങ്ങൾ

مسرّت : Happy, സന്തോഷം، خوشی، شادمانی

مشترکہ تہذیب: സമ്മിശ്ര സംസ്കാരം

مشتِ غبار: Hand full of dust, ഒരുപിടി മണ്ണ്

مصائب : Difficulties, പ്രയാസങ്ങൾ

مضمحل : അവശൻ، کمزور،

مقالہ : Article, പ്രബന്ധം

مقدّس : Holy, പവിത്രം

مقرِّر : Orator, പ്രസംഗകൻ

ملاوٹ : Adulteration, മായം

ممکن : Possible, സാദ്ധ്യം

منحوس : Unlucky, അവലക്ഷണം

منعم : دولت مند

Beneficent, ഉദാരമതി

منوانا : تسلیم کرانا പ്രീണിപ്പിക്കുക

منہ موڑنا : മുഖം തിരിക്കുക

موچی : Cobbler, ചെരുപ്പുകുത്തി

موڑنا : مڑنا ، Divert, തിരിക്കുക

مونچھ : Moustache, മീശ

میسر ہونا : ملنا، Get, കിട്ടുക

میل ملاپ: دوستانہ، യോജിപ്പ്

میل : Dirt, അഴുക്ക്

نازنین : دلفریب، Attractive, മനംകവരുന്ന

نبض : Pulse

نشر کرنا : to transmit,

സംപ്രേഷണം ചെയ്യുക

نظربند : قید میں رکھنا، Kept in prison,

نوے : نئے، New

نہر : Canal, ജലാശയം

نھاٹی نھاٹنا : کمانا،

to earn, സമ്പാദിക്കുക

نیل گائے : കാട്ടുപശു

وبائی امراض: പകർച്ച വ്യാധി

وراثت : Inheritance,

അനന്തരസ്വത്ത്

وقار : شان وشوکت

Dignity, പ്രൗഢി،

ولولہ : جوش، Enthusiasm, ആവേശം

ہانک دینا : തെളിക്കുക

ہٹا کٹا : موٹا تازہ، Stout, തടിമാടൻ

ہجر : دجدائیدشد، Seperation,വേർപാട്

ہندوستانی بچوں کا قومی گیت

چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا   نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا   جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا   سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا   ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے   پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے   میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا   نوح نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بام فلک کا زینا   جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

غزل

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

تندرستی

تندرستی ہی کے دم سے زندگی کا ہے وقار
تندرستی گر نہ ہو تو زندگی بنتی ہے بار
خون کے قطروں سے ہم نے سینچ رکھا تھا چمن
ایک ہی آندھی جو آئی لٹ گئی فصلِ بہار
پھر دوبارہ کب میسّر ہوں مجھے لمحات وہ
تندرستی کی بدولت مجھ کو حاصل ہو قرار
مضمحل امراض سے ہیں میری ساری قوّتیں
اپنے حالِ زار پر میں رو رہی ہوں زار زار
کیوں نہ وہ آخر کرے پھر اپنی قسمت کا گِلہ
زندگی جس کی ہوئی ہے یوں مصائب کا شکار
تابہ کہ رنج و مصیبت میں رہے وہ اے خُدا
مانگتی ہے تجھ سے زہرؔہ تندرستی باربار

زہرؔہ بتول

NT-895-1-URDU-9-VOL.2